سلسلہ نمبر ۶

شادی

سنّت کے مطابق کیجئے

مرتبہ

ناصح الامّت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نوراللہ مرقدہٗ

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبد الحی صاحب عارفی نوراللہ مرقدہٗ

ناشر

خانقاہ عارفی

بیادگار

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبد الحی صاحب عارفی نوراللہ مرقدہٗ

ناصح الامّت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نوراللہ مرقدہٗ

شادی

سُنّت کے مطابق کیجیے

افادات

ناصح الاُمّت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نوّر اللہ مرقدہٗ

خلیفہ مجاز

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحیؒ صاحب عارفی نوّر اللہ مرقدہٗ

خانقاہِ عارفی

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی گلبرگ کراچی

0334-3526403, 0331-1396029

www.hazratkhurramabbasi.org

مُفت تقسیم کے لیے

یہ کتابیں مفت تقسیم ضرور ہوتی ہیں لیکن مفت چھپتی نہیں

نام کتاب: **شادی** سُنّت کے مطابق کیجئے

افادات: ناصح الاُمّت حضرت مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی نوّر اللہ مرقدہٗ

اشاعت: اوّل

سنِ طباعت: ذوالحجہ ۱۴۴۱ھ بمطابق اگست 2020ء

تعداد: **1000**

ناشر: **خانقاہِ عارفی**

ای میل ایڈریس: muhammadkhurramabbasi@gmail.com

ملنے کے پتے

جامعۃ الابرار

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی، گلبرگ، کراچی

021–36348882, 0322-2743200

jamiatulabrar@hotmail.com

خانقاہِ عارفی

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی، گلبرگ، کراچی

0334-3526403,0322-2743200

www.hazratkhurramabbasi.org

مکتبۃ الارشاد

دکان نمبر ۲۸، جامع مسجد رفاہِ عام، رفاہِ عام سوسائٹی،

ملیر ہالٹ، کراچی۔ موبائل: **0333-3730428**

فہرستِ مضامین

عنوانات	صفحہ نمبر

- دِل کی بات 4
- اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہیں 5
- مُسْتَقْدِمِیْن اور مُسْتَاخِرِیْن کی تفسیریں 5
- صفِ اوّل میں نماز پڑھنے کی فضیلت 6
- اعمالِ خیر میں ایک دوسرے سے سبقت کریں 7
- سبقت، دین کے کاموں میں ہو، نہ کہ دنیا کے کاموں میں 7
- دنیوی کاموں کی طرح اُخروی کاموں میں بھی ذاتی دلچسپی ہو 9
- ایک سبق آموز واقعہ 9
- ایک اور عبرت ناک قصّہ 11
- دنیا کے معاملے میں اپنے سے کمتر کو دیکھیں 13
- اپنی بساط کے مطابق اخراجات کریں 13
- ایک بزرگ کا واقعہ 14
- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شادی میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اطلاع نہ دینا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عدمِ ناراضگی 15
- نکاح کے موقع پر خرافات نہ ہوں 15
- ایک افسوس ناک واقعہ 16
- دین کے معاملے میں بزرگوں کو دیکھیں 18

دِل کی بات

میرے مرشد میرے محسن قطبِ زماں حضرتِ اقدس مولانا حافظ ابرار الحق صاحب کلیانوی رحمۃ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ۔ آپ حضرتِ اقدس ڈاکٹر محمد عبدالحئی صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے اجلّ خلفاء میں سے تھے۔ آپ کی شخصیت انتہائی منکسر المزاج اور مشفق تھی۔ آپ کے بیانات مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لیے ایک عظیم سرچشمہ ہیں۔ ۲۰۱۲ء میں حضرت کے وصال کے بعد حضرت کے مواعظ کی باقاعدہ اشاعت کا سلسلہ جاری نہ رہا۔

حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے مواعظ حضرت کے خدام کیسٹ میں محفوظ کرتے تھے۔ خصوصًا جناب محترم بھائی عاقل صاحب خلیفۂ مجاز حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان مواعظ کو بڑی ذمہ داری اور محنت سے کیسٹ سے قلم بند کروایا۔ پھر اس مسودہ سے کمپوزنگ کی صورت جناب بھائی حسین ڈیسائی صاحب زید مجدھم (جو کہ خود حضرت والا کے خدّام میں سے ہیں) نے دلوائی۔ اس کی تصحیح کے بعد الحمد للہ خدّام **خانقاہِ عارفی** جو کہ درحقیقت حضرت والا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خدّام ہیں ان مواعظ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں ۔ اللہ پاک اس سلسلہ کو تاقیامت جاری رکھے اور حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے خدّام اور ان کے متعلقین اور دیگر تمام مؤمنین کو اس سے خوب نفع پہنچائے۔ اللہ پاک اس سلسلہ کو حضرت والا کے ایصالِ ثواب، بلندئ درجات اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

خدّام **خانقاہِ عارفی**

(بندہ) خرم عبّاسی عفی عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شادی سنّت کے مطابق کیجئے

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ اَمَّا بَعۡدُ!

اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق ہیں

یہ مضمون چل رہا ہے حق سبحانہ تعالیٰ کی قدرتِ واسعہ کا اور ان کے خالق ہونے کا کہ تمام مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے، ان مخلوقات میں اللہ تعالی نے نظام جاری فرمایا کہ نمبر سے چلے آرہے ہیں اور اس طرح اللہ رب العالمین نے مقدار بھی رکھی ہے اور تعداد بھی رکھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس تعداد میں تقدم اور تاخر رکھا ہے، جس اللہ نے اپنی قدرت کی زبردست نشانیاں دکھادی ہیں کہ زمین، آسمان، سورج، چاند، پانی انسان جانور ان سب کے کھانے پینے کے انتظام اللہ رب العالمین کس طرح کرتے ہیں اور تمام مخلوقات کو پیدا فرما کر اللہ رب العالمین نے دکھادیا کہ اللہ رب العالمین اپنے ارادے میں مشیت میں، تصرف میں افعال میں یکتا ہیں کہ ان کا کوئی بھی ساجھی شریک نہیں، انہوں نے بڑے بڑے پہاڑ پیدا کیے، بڑے بڑے سمندر پیدا کیے اور اس طرح سے زمین و آسمان پیدا فرمائے اور اس میں جاندار پیدا فرمادیئے، اللہ رب العالمین کی زبردست قدرت کی نشانیاں ہیں اب اس کے مطابق مضمون بیان کیا جارہا ہے کہ ظاہر بات ہے کہ سارے کے سارے تو ایک زمانے میں نہیں آئے، کچھ پہلے ہوئے ہیں، کچھ موجود ہیں کچھ آئندہ ہوں گے اور اس طرح نیکی کرنے والوں میں کچھ آگے بڑھنے والے ہیں کچھ پیچھے رہنے والے ہیں اس کے مطابق مضمون بیان کیا جارہا ہے۔

مُسۡتَقۡدِمِیۡن اور مُسۡتَاخِرِیۡن کی تفسیریں

آیت شریفہ میں آپ نے سنا تھا **وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا** فرماتے ہیں۔ اس میں **مُسۡتَقۡدِمِیۡن** اور **مُسۡتَاخِرِیۡن** کی چند تفسیریں ائمہ اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے منقول ہیں نمبر ایک **مُسۡتَقۡدِمِیۡن**

وہ لوگ جو اب تک پیدا ہو چکے ہیں اور **مُسْتَاخِرِیْن** جو ابھی پیدا نہیں ہوئے **مُسْتَقْدِمِیْن** سے مراد اَموات ہیں اور **مُسْتَاخِرِیْن** سے مراد وہ لوگ جو زندہ ہیں اسی طرح ایک تفسیر ہے کہ **مُسْتَقْدِمِیْن** سے مراد امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے حضرات ہیں اور **مُسْتَاخِرِیْن** سے مراد امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اہلِ **مُسْتَقْدِمِیْن** سے مراد اہلِ سعد و خیر ہیں اور **مُسْتَاخِرِیْن** سے مراد اہلِ غفلت ہیں ایک تفسیر یہ ہے کہ وہ لوگ ہیں جو نماز کی صُفُوف یا جہاد کی صُفُوف یا دوسرے نیک کاموں میں آگے رہنے والے ہیں اور **مُسْتَاخِرِیْن** وہ ہیں جو ان چیزوں میں پیچھے رہنے والے اور دیر کرنے والے ہیں، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سعید ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ، قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اور رصابی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ائمہ تفسیر کی یہی تفسیر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ان اقوال میں کوئی خاص اختلاف نہیں، سب جمع ہو سکتے ہیں کیوں کہ اللہ جل وعلا شانہ کا علم محیط ان تمام اقسام کے **مُسْتَقْدِمِیْن** اور **مُسْتَاخِرِیْن** پر حاوی ہے۔

صفِ اوّل میں نماز پڑھنے کی فضیلت

قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ اس آیت میں صفِ اوّل میں نماز پڑھنے اور شروع وقت میں نماز پڑھنے کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔جیسا کہ حدیث پاک میں ہے جنابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اذان کہنے اور نماز کی صفِ اول میں کھڑے ہونے کی کتنی فضیلت ہے تو تمام آدمی اس کی کوشش میں لگ جاتے کہ پہلی ہی صف میں کھڑے ہوں اور اس کی جگہ نہ ہوتی تو قرعہ اندازی کرنا پڑتی۔ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ساتھ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ اس امت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں کہ جب وہ سجدے میں جاتے ہیں تو جتنے آدمی اس کے پیچھے ہیں سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اسی لیے حضرت کعب رضی اللہ عنہ آخری صف میں رہنا پسند کرتے تھے کہ فضیلت تو صفِ اول کی ہے جیسا کہ آیت قرآن اور احادیث سے ثابت ہوا لیکن جس شخص کو کسی وجہ سے صفِ اول میں جگہ نہ ملی تو

اس کو بھی ایک فضیلت یہ حاصل ہے کہ شاید اگلی صُفُوف کے کسی نیک بندے کی بدولت اس کی بھی مغفرت ہوجائے اور آیت مذکورہ میں جیسے نماز کی صفِ اول کی فضیلت ثابت ہوئی اسی طرح جہاد کی صفِ اول کی فضیلت بھی ثابت ہوگی، انسان نیکی کرنے میں کچھ پیچھے ہیں، کچھ آگے ہیں، اسی طرح آنے میں بھی کچھ آچکے، کچھ موجود ہیں، کچھ آئیں گے، اس سلسلے میں تو حضرتِ انسان اور تمام مخلوقات ان کا اپنا کوئی عمل دخل نہیں، اللہ نے جب چاہا جس کو جس زمانے میں پیدا فرمادیا۔

اعمالِ خیر میں ایک دوسرے سے سبقت کریں

البتہ عمل کے سلسلے میں حق سبحانہ تعالیٰ نے بتلا دیا ہے کہ تم عمل کے سلسلے میں کوشاں رہو گے سبقت کر سکتے ہو اور اس کے لیے قرآن پاک کی آیات کئی مرتبہ سماعت فرما چکے ہیں۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (سورۃ البقرۃ، ۱۴۸) نیکی میں سبقت کرو اور اسی طرح فرمایا:

وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ (سورۃ آل عمران، ۱۳۳) دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سامان فرمائیں اور تمہاری مغفرت ہوجائے اس کے لیے جلدی کرو، نیکی کے معاملے میں آدمی کو جلدی کرنا چاہیے اور بدی کے معاملے میں پیچھے رہنا چاہیے اور نیک کام میں تنافس ہو کہ اس میں بندے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں اس پر اللہ پاک بہت خوش ہوتے ہیں کہ نیکی کے کام میں مقابلہ ہو آپس میں۔

سبقت، دین کے کاموں میں ہو، نہ کہ دنیا کے کاموں میں

حضرت جنابِ رسالت مآب ﷺ جنگ کی فضیلت بیان فرماتے ترغیب دیتے اور اس کے ساتھ ساتھ آپس میں مقابلہ فرماتے، مُستعد کرتے اور ابھارتے تھے اس طرح اللہ تعالیٰ نیکی کے معاملے میں بندوں کو بہت پسند فرماتے ہیں۔ ہم آپ اس چیز کو اپنائیں ہمارے آپ کے لیے کامیابی ہے۔ ہمارا تنافس اور تقابل جو ہے وہ دنیا کے معاملے میں ہے جس کو ریس کہہ لیجیے یا حرص کہہ لیجیے، دنیا کے سلسلے میں ہماری نگاہ دوسروں پر جاتی ہے اور دوسروں

میں بھی وہ لوگ جو ہم سے برتر ہیں جس کی وجہ سے ہم اپنے کو بدتر سمجھتے ہیں، ایسی صورت میں احساس محرومی کا شکار ہوجاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم اس تگ ودوڑ میں لگ جاتے ہیں کہ وہ ہم سے آگے کیسے چلا گیا؟ ہم کیوں نہ گئے؟ جس کے لیے ناجائز ذرائع اپنانے کو بھی تیار ہوجاتے ہیں، ہونا یہ چاہیے کہ دین کے معاملے میں سبقت کرے اور دین کے معاملے میں ان لوگوں کو دیکھے جو ہم سے زیادہ کام کررہے ہیں، نیکی میں لگے ہوئے ہیں تاکہ دین کے معاملے میں سبقت پیدا ہو۔ تاکہ آخرت کی تیاری ہوجائے، جب مقابلہ ہوتا ہے تو مقابلہ میں ایک فطری بات ہے کہ ہر آدمی کا جذبہ ابھرتا ہے اور ہر آدمی کی کوشش ہوتی ہے کہ میں نمبر لے جاؤں، نیکی کرنے والے نیکی کے سلسلے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں نماز کے سلسلے میں، روزے کے سلسلے میں اسی طرح صدقات وخیرات کے سلسلے میں آپس میں اس قسم کے بہت سے واقعات ہوتے رہے ہیں اور تاریخ میں مرقوم ہے اور بہت یادگار ہے۔ حضرت جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کا اور بہت ہی مقرب اور بہت ہی مخصوص ہستیوں کا مشہور واقعہ ہے جو ہم سب جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر جہاد کے لیے ترغیب دلائی اور لوگوں کو فرمایا کہ جس سے جو بھی ممکن ہو اللہ کے دین کی مدد کرو اور اس سلسلے میں جو کچھ بھی مالی مدد کی جاسکتی ہے کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسی طرح سے امہات المومنین رضی اللہ عنہن، صحابیات رضی اللہ عنہن کا بھی یہ عالم تھا سب سے زیادہ سبقت لے جایا کرتی تھیں، تو اس طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رغبت دلائی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اپنے اپنے گھر کو گئے اور ہر صحابی رضی اللہ عنہ اپنے طور پر جو بھی ممکن ہوا لے آئے، غالب صحابی رضی اللہ عنہ وہ ہوئے کہ جو زیادہ گنجائش نہ تھی اپنے ہاتھ میں ستو لے کر آئے، اس طرح کہ دونوں ہاتھ جو ہیں ان کے روکے ہوئے ہیں سارے صحابہ رضی اللہ عنہم موجود ہیں اور ان کے درمیان میں وہ اللہ کی رضا کے لیے ستو لے کر آئے، کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے جو کھجوریں لے کر آئے، کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے نقد لائے،

کچھ کپڑے لے لے کر آئے غرض یہ کہ جس طرح جس کی گنجائش ہوئی اللہ کی رضا کے لیے لے کر آئے، سب سے زیادہ جو مقابلہ رہتا تھا حضرات شیخین رضی اللہ عنہما حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں رہتا تھا۔ چناں چہ جب سارے صحابہ گئے، تو یہ بھی گئے دونوں کے دونوں اپنے اپنے مکان سے جو سامان تھا لے کر آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ''اے ابوبکر کیا لائے؟ کہا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! گھر میں جو کچھ تھا سبھی کچھ لے آیا۔ گھر میں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آدھا لے آیا آدھا چھوڑ آیا، پھر فرمایا میں تو یہ سمجھا کہ آج تو میں آگے نکل جاؤں گا کہ آدھا سامان لے جا رہا ہوں عمر آج بھی سبقت نہیں لے جا سکا اب کبھی سبقت نہیں لے جا سکے گا اس قدر جذبہ تھا ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا اور عام طور سے ان دونوں حضرات رضی اللہ عنہم میں محبت کے ساتھ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ بھی تھا بہر کیف پیغمبری کے مقام کے بعد سب سے اونچا جو مقام ہے وہ مقامِ صدیقیت ہی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہر مقام پر سبقت لے گئے۔

دنیوی کاموں کی طرح اُخروی کاموں میں بھی ذاتی دلچسپی ہو

تو عرض یہ ہے کہ نیکی کے معاملے میں سبقت کرنا **فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ** (سورۃ البقرۃ، ۱۴۸) کا مطلب یہی ہے کہ نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، ہم نیکی میں تو سوچتے ہیں دوسرا ہی کر لے ہم تو پیچھے اس سے نیکی لے لیں گے نماز وہ پڑھ لے ہم اس سے لیں گے، روزہ وہ رکھ لے ہم لے لیں گے، کبھی آپ نے اس طرح سوچا ہے کہ کھانا دوسرا کھا لے پیٹ ہمارا بھر جائے، تنخواہ دوسرا لے جیب ہماری بھر جائے، وہاں تو یہی ہے کہ محنت کریں گے تنخواہ ملے گی تو جیب میں آئے گی کھانا کھائیں گے تو پیٹ بھرے گا، پانی پئیں گے تو پیاس بجھے گی وہاں اس

طرح نہیں سوچتے نیکی کے معاملے میں کہ آپ کرتو رہے ہیں آپ ہی کے حصے میں سے ہم بھی لے لیں گے یہ سراسر دھوکہ ہے، جب آدمی نیکی نہیں کرتا تو اس کو کیا ملے گا بے چارے کو؟ اس نیکی میں سبقت کرنی چاہیے اور جو آدمی نیکی میں سبقت نہیں کرتا اس کے لیے بہت زیادہ حرمان اور خسران ہے۔

ایک سبق آموز واقعہ

ہمارے بزرگ تھے ملتان میں رہا کرتے تھے حضرت مولانا حاجی عبدالمجید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ گزشتہ سال ستمبر میں ان کا وصال ہوگیا تو وہ ایک واقعہ سنایا کرتے تھے بہت ہی زیادہ سبق آموز واقعہ کہ ایک بادشاہ شکار کے لیے جانے لگے۔ تیاریاں بڑی زوروشور سے ہوئیں ۔ کپڑے بے حساب تیار کیے گئے ان میں سے بڑی مشکل سے انہیں چند جوڑے پسند آئے، ایک بزرگ کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ لگا دیا تھا کہ ظاہری خدمت کے لحاظ سے ان کے ملازم تھے لیکن حقیقت کے اعتبار سے وہ ان کو آخرت کی طرف توجہ دلانے والے تھے۔ کپڑوں میں بڑی مشکل سے چند جوڑے پسند کیے، سواریاں ان کے سامنے پیش کی گئیں تو بڑی مشکل سے ایک گھوڑا پسند کیا۔ اس طرح سے اور بقیہ اسباب تھے ان میں بھی بہت ناک بھنویں چڑھا کے بادشاہوں کی نزاکت کا دنیا میں شہرہ ہے اسی نسبت سے انہوں نے بڑی مشکل سے منظوری دے دے کر سامان لیا، اسی طرح سے ان کا لاؤلشکر اس کے کھانے پینے کے انتظامات تمام چیزیں جمع کرلیں وہاں سے سارا سامان چلا بادشاہ کی سواری چلی، بڑے کروفر کے ساتھ جارہے ہیں۔ جنگل میں پہنچ گئے، جنگل میں پہنچ کر خیمے ڈال دیے گئے اور اس طرح سے اس کے اندر پڑاؤ پڑ گیا، لوگ اپنے اپنے خیموں میں ہیں بادشاہ اپنے خیمے میں ہے، شکار کا جب موزوں وقت ہوگا تو شکار کھیلیں گے۔ وہ بزرگ آدمی ان کے ساتھ ہیں بادشاہ سے موقع مناسبت سے بات کی کہ حضور! آپ نے یہاں آنے کے لیے بہت تیاری کی، کپڑوں میں سواریوں میں ہتھیار وغیرہ میں آپ کو اتنے پیش کیے

گئے اور بڑی مشکل سے آپ نے پسند کیے اور پوری تیاری کے ساتھ آپ اس جنگل میں آئے کہ آپ کو شکار کرنا ہے اور اس کی حفاظت کے لیے آپ نے لاؤلشکر لیا، بہت کچھ انتظامات کر کے آپ یہاں تشریف لائے یہاں آپ کو ایک دن دو دن تین دن زیادہ سے زیادہ چار پانچ دن رہنا ہے بادشاہ صاحبان اتنے دن جنگل میں کہاں رہتے ہیں انہوں نے دو چار جانور مار دیے بس ان کا کام ہوگیا کہ جی انہوں نے شکار کھیل لیا اور اس کے بعد چلے جاتے ہیں وہ ان سے سوال کرتے اور وہ ہاں کرتے رہے، پھر اس کے بعد انہوں نے کہا: کہ جب عارضی طور پر چند دن کے لیے آپ نے اتنی مکمل تیاری کی کہ اگر آپ سے یہ پوچھا جائے کہ سوئی دھاگہ بھی ساتھ میں لے کر آئے ہیں تو آپ یہی کہیں گے کہ سوئی دھاگہ بھی ساتھ ہے جانور کو جو پکڑیں گے اس کو بنانے کے لیے آپ ساتھ آدمی بھی لائے ہیں؟ جی ہاں! آدمی بھی پکانے کے لیے لائے ہیں جی ہاں! وہ بھی ہیں، نہانے کے لیے پانی بھی ہوگا؟ کہا: جی ہاں! وہ بھی ہے ہر چیز کے مطابق جب کافی سارے سوالات کر لیے پوری طرح سے گھیرا ڈال لیا۔ کہا: کہ یہ تو عارضی سفر تھا اور عارضی پڑاؤ تھا اس کے لیے حضور والا نے اتنی تیاری کی اتنی تیاری کی کہ لاکھوں روپے اس پر صرف فرمائے، ان سے ہاں کرائی اب اپنے سوال رکھے سامنے کہ آپ اتنے سمجھ دار آدمی ہیں، وقت کے بادشاہ ہیں، ہر اختیار آپ کے ہاتھ میں ہے آپ نے آخرت کے لیے بہت تیاری کی ہوگی ظاہر بات ہے جب عارضی سفر کے لیے آپ نے اتنی تیاری کی تو آخرت کے لیے تو نہ جانے کتنی تیاری کی ہوگی تو حضور والا نے نمازیں تو بہت پڑھی ہوں گی بہت خیال رکھتے ہوں گے کچھ اس سلسلے میں آپ نے تیاری کی ہے؟ ابھی تو نہیں کی۔ وہاں کھانے پینے کی ضرورت پیش آئے گی اور اچھا مال بھیج دیا ہوگا پہلے کہ وہاں تو نہ خادم ہوں گے نہ غلام نہ وہاں کوئی مدد کرنے والا ہوگا تو آپ نے کافی چیزیں بھیجی ہوں، کہا: ابھی تو نہیں، ہر سوال کا جواب ان کا یہی کہ ابھی تو نہیں، حضور والا! جنت میں جانے کے لیے کچھ اعمال کر رکھے ہوں گے؟ کہا: ابھی تو نہیں، جہنم سے بچنے کے بھی بڑے سامان

کررکھے ہوں گے؟ کہا: ابھی تو نہیں، ساری چیزوں پر وہ سوال کرکے جواب لیتے رہے کہ ابھی تو نہیں، اس پر انہوں نے کہا: کہ حضور والا! آپ یہ سوچ لیجیے کہ آپ کی یہ ساری زندگی بیکار ہوگی اور آپ کے لیے نہایت ہی تکلیف دہ ہے کہ آپ کا ابھی انتقال ہوجائے آپ کے یہ ٹھاٹ باٹھ سارے دھرے رہ جائیں گے خدام حشم سارے یہیں رہ جائیں گے، آپ اکیلے کو کپڑے میں لپیٹ کر قبر میں اتار کر سارے چلے آئیں گے ایسی صورت میں آپ ذرا غور فرمایے کہ جو زندگی اتنی لمبی ہے جس کی انتہا کا علم نہیں اس کے لیے تو آپ نے ایک ذرے بھر تیاری نہیں کی اور جو عارضی زندگی ہے اس کے لیے آپ کی اتنی تیاریاں ہیں، تو میرے محترم بزرگو! جس کی نگاہ آخرت پر نہیں وہ آخرت سے اسی طرح بھاگتا ہے اور جس کی نگاہ آخرت پر ہے وہ آخرت کے لیے تیاری میں لگا رہتا ہے اور دنیا کو وہ ضرورت کے تحت اختیار کرتا ہے۔

ایک اور عبرت ناک قصّہ

اسی طرح ہمارے حضرت شیخ جناب ڈاکٹر محمد حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں: کہ ایک بادشاہ دورے پر نکلے بڑے کروفر کے ساتھ شاہانہ لباس شاہانہ انتظامات بہت زبردست ٹھاٹھ باٹھ۔ دور دراز لوگ دیدار کے لیے کھڑے ہوئے ہیں مشتاق ہیں، بے قرار ہیں کسی کی مجال نہیں ہے کہ کوئی دم بھی مارلے راستے میں بادشاہ ہیں اور ان کے جو مصاحبین ہوتے ہیں خاص وزرا ہوتے ہیں کمانڈو وغیرہ ہیں ان کے اس وقت کے لحاظ سے محافظین ہیں بڑے کروفر کے ساتھ دندناتے ہوئے چلے جارہے ہیں۔ کچھ سفر ابھی طے کیا کچھ راستہ فتح کیا کہ بوڑھا آدمی آگے بڑھا اور آکے انہوں گھوڑے کی باگ پکڑلی، باگ پکڑ کر گھوڑا روک لیا بادشاہ تو آپے سے باہر ہوگئے ہٹ جاؤ راستے سے تم کون ہو میرا راستہ روکنے والے؟ تمہاری جرأت کیسے ہوئی کہ تم آگے بڑھے؟ انہوں نے کہا: مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے، ضروی کام ہے۔ کہا: یہ وقت بات کا نہیں یہ کام کا نہیں دورے کا وقت ہے آپ راستے سے ہٹ جاؤ اور میرا

وقت کھوٹا نہ کرو۔ وہ بڑے میاں دور ہٹ گئے کہنے لگے: مجھے ابھی بات کرنی ہے بہت ضروری بات ہے بادشاہ کا سارا خون سمٹ کے چہرے میں آ گیا۔ بالکل جلال پر آ گئے اور ان کو پھٹکار رہے ہیں اچھی طرح سے۔ بڑے میاں ہیں کہ ان کے اندر ذرا سی جنبش پیدا نہیں ہوتی ذرا سا خوف نہیں پیدا ہوتا۔ نہایت سختی کے ساتھ باگ پکڑے ہوئے کھڑے ہیں۔ کہتے ہیں: مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ بادشاہ ایک طرف کو ہو جائے اس کے بعد بات کریں گے، کہا: نہیں یہیں بات کرنی ہے۔ کہو کیا کہنا ہے؟ کہا: ایسے نہیں ذرا آپ اپنا سر نیچا کریں۔ بادشاہ کی غصے کے مارے بُری حالت ہو رہی ہے پیچ و تاب کھا رہے ہیں کہ جلاد کو حکم دے دیں کہ اس کی گردن الگ کر دے کہ یہ میرا وقت کھوٹا کر رہے ہیں اور انہوں نے راستے کو روک دیا ہے، مجبور ہو گئے۔ گردن نیچے کی کان میں انہوں کہا: میں ملک الموت ہوں۔ اللہ کا حکم ہے تمہاری روح ابھی قبض کی جائے۔ اتنا سننا تھا کہ ساری سرخی غائب ہو گئی، رنگ پیلا پڑ گیا جو غصے کی وجہ سے دانت پیس رہے تھے اور جو غصے کی وجہ سے کپکپا رہے تھے اب خوف اور ڈر کی وجہ سے کپکپا رہے ہیں یا تو بہت بُری طرح سے بپھر رہے تھے ٹمٹما رہے تھے اور یہ اب وہی بادشاہ ملک الموت کا نام سن کر عاجزی کر رہے ہیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی آپ مجھے تھوڑی مہلت دے دیں کہ میں واپس جاؤں اور جا کر سلطنت کے امور جو ہیں اپنے بعد والوں کے سپرد کر دوں، انتظامات مکمل کر دوں پھر روح قبض کر لیں۔ انہوں نے کہا: ایک لمحے کی مہلت نہیں، فوج کھڑی ہے خدام حشم کھڑے ہیں جلاد کھڑے ہیں، محافظین کھڑے ہیں حیران پریشان ہیں کہ آخر ماجرا کیا ہے کہ یہ بڑے میاں یہاں آ کر یہ راستہ روک کر کھڑے ہو گئے ہیں، کان میں کچھ بات کی اور اس کے بعد جواب دیا اور دوسرے ہی لمحے دیکھا تو بادشاہ تو لٹک گیا پکڑو جی پکڑو مر گئے، ختم ہو گئے ہارٹ فیل ہو گیا، سارے انتظامات دھرے کے دھرے رہ گئے کروفر سارا دھرا رہ گیا، سارا غرور اور تکبر جو ہے وہ یہی رہ گیا اس لیے میرے محترم بزرگو! جس کسی نے دنیا پر نگاہ کی اور وہ یہیں کا ہو کر رہ گیا آخرت میں

وہ تہی دست ہے، کس سے وہاں مانگے گا؟ کون اس کی مدد کرے گا؟ کون اس کا ساتھ دے گا؟ کوئی بھی نہیں اس لیے دین کے معاملے میں اچھائی کرنے والے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والوں کو دیکھ کر سبق حاصل کرے اور نیکی کے معاملے میں سبقت کرے۔

دنیا کے معاملے میں اپنے سے کمتر کو دیکھیں

میں ابھی چند دن پہلے بھی اس مضمون کو عرض کر چکا ہوں دنیا کے معاملے میں اپنا معائنہ کریں تو اپنے سے کمتر کو اور دین کے معاملے میں دیکھیں اپنے سے بہتر کو، اگر آپ نے دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر اور برتر کو دیکھ لیا تو آپ کے دل میں جذبہ پیدا ہوگا کہ میں بھی نیکی کروں اور آگے بڑھوں اور اگر آپ نے دنیا کے معاملے میں اپنے سے بہتر اور برتر کو دیکھ لیا تو آپ کا دل کہے گا کہ میں بھی دنیا کے معاملے میں اس سے سبقت لے جاؤں۔ دنیا کے معاملے میں اپنے سے بہتر اور برتر کو دیکھنا نقصان دہ ہے اور دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر اور برتر کو دیکھنا نفع مند ہے۔

اپنی بساط کے مطابق اخراجات کریں

دنیا کے معاملے میں ایک مثال عرض کرتا ہوں، ہمارے ایک دوست ہیں ان کے ایک دوست کے بھائی کی شادی تھی شادی جس کی ہو رہی تھی ان کے گھرانے کے افراد نے تو بڑے قیمتی قیمتی سوٹ تیار کرائے۔ دوست وہ سادہ لباس میں چلے گئے اپنی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور شریعت مطہرہ کو مدّنظر رکھتے ہوئے، اس دوست نے بہت بُرا منایا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ اب اس میں گھر والے جو ہیں ایک جوڑا شادی کے لیے چاہیے کہ جو شادی کے دن پہنا جائے گا سوٹ ہو تھری پیس ہو اور قیمتی سے قیمتی کپڑا ہو، دوسرا سوٹ چاہیے جب ولیمہ ہوگا اس کے لیے فلاں آدمی نے جو کپڑا خریدا تھا وہ اتنا قیمتی تھا لہٰذا ہم اس کو نیچا دکھائیں گے اور اس سے قیمتی کپڑا لے کر آئیں گے۔ جب اپنے بجٹ پر نظر ڈالی تو بجٹ تو اتنا ہے نہیں کہ اتنے اعلیٰ اعلیٰ قسم کے لباس

کئی سلوالیں اور ایک آدھ نہیں گھر کے سارے افراد ہیں، مرد جو ہیں وہ آگے اور عورتیں ان سے دس قدم آگے، چناں چہ جب بجٹ اجازت نہیں دے رہا تو اب قرض لینے سوچا، قرض لیا لباس فاخرانہ بنوالیے، عورتیں ہیں وہ کہتی ہیں: کہ ہم نے یہ جو کپڑا لیا ہے اگر اس جیسا کپڑا کسی اور کے بدن پر نظر آ گیا تو ہمارے لباس کی ریڑھ لگ گئی لٰہذا وہ لباس ہونا چاہیے کہ جو دوسرے کے پاس نہ ہو، اب ڈھونڈ ڈھونڈ کے وہ کپڑا لایا گیا اور وہ لباس سلوائے گئے جو دوسرے کے پاس نہ ہوں، اس طرح مختلف دعوتوں کے سلسلے میں کپڑے بھی جوتے بھی ان سب کے لیے پیسا خرچ کیا گیا اور بالآخر معاملہ سب ختم ہو گیا اب جو نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں قرضے کے نیچے بہت بُری طرح سے دب گئے کہ اب اوپر دیکھ بھی نہیں سکتے اور ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کب کہا ہے کہ طرح طرح کے سوٹ سلواؤ؟ وہاں تو یہ حالت ہے کہ اگر گنجائش نہیں ہے تو کپڑے دھلے ہوئے ہی پہن لو۔

ایک بزرگ کا واقعہ

ہمارے بزرگوں میں کئی بزرگ گزرے ہیں ایک بزرگ تو ابھی قریب ہی میں گزرے ہیں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور سکھر کے بہت بڑے مشہور عالم اور بزرگ حضرت مفتی حکیم صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ہندوستان ریواری میں رہا کرتے تھے، ان کا واقعہ ہے اسی طرح اور بھی ہمارے بہت سے بزرگوں کا کہ ان کی مٹھائی کی دکان تھی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ مٹھائی کی دکان پر بیٹھتا ہے تو کچھ نہ کچھ کپڑے تھوڑے بہت تو میلے ہو ہی جاتے ہیں۔ چکناہٹ لگ جاتی ہے کچھ مٹھاس لگ جاتی ہے۔ صاف ستھرا رہتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ اثرات مٹھاس کے آ ہی جاتے ہیں۔ ابا جی نے کہہ دیا فلاں وقت ذرا تم وہاں چلے جانا، اٹھ کر چلے گئے وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ نکاح والا معاملہ ہے نماز پڑھی اس مسجد میں نماز کے بعد اعلان ہو گیا کہ بھئی آپ حضرات ذرا بیٹھ جایے ایک نکاح ہونا ہے ان کے جو عزیز تھے بڑے دادا وغیرہ اور دوسرے انہوں نے کہا: بھئی! یہاں آ جاؤ، آگے بلا لیا اور بٹھا لیا لڑکی والے بھی موجود ہیں اور

یہ دولہا میاں بھی موجود ہیں اور اس وقت نکاح پڑھا دیا اور کہا: کہ جاؤ، وہاں سے نکاح پڑھوا کر دکان چلے گئے رات کو گھر والے جا کر دلہن کو رخصت کر کے لے آئے، نہ ڈھول تھے نہ باجے، نہ ناچ گانے تھے نہ وہاں بتیاں تھیں نہ اودھم بازیاں تھیں کچھ نہیں اور ایسی ہی شادیاں حقیقت میں مبارک ہوتی ہیں جس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پوری پوری بات کو مان لیا جائے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی شادی میں آپ ﷺ کو اطلاع نہ دینا اور آپ ﷺ کا عدمِ ناراضگی

آپ بارہا سن چکے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بہت بڑے صحابی تھے، آپ رضی اللہ عنہ حضرت جناب رسالت مآب ﷺ کے پاس ایک مرتبہ آئے، ملاقات ہوگئی، آپ نے کپڑوں کو دیکھا تو کچھ اندازہ ہوا کہ کچھ ابٹن کا نشان نظر آیا فرمایا: کہ عبدالرحمٰن! تم نے شادی کر لی ہے؟ کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ (ﷺ)! فرمایا: مبارک ہو! آپ ﷺ نے ذرا سی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا کہ میں تمہارا سردار یہاں موجود ہوں، مجھے اطلاع نہیں دی اور سردار بھی کون؟ دو جہاں کے سردار اور مدینہ منورہ کی بستی اتنی بڑی نہیں کہ اس میں اطلاع کرنا ناممکن ہو یا مشکل ہو چند منٹ کے اندر آپ ﷺ کو اطلاع کی جا سکتی تھی لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے منشاء کو وہ خوب سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ کو جب اس بات کی اطلاع ہوگئی علم ہوگیا تو مبارک باد دی خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا: نہ وہاں جھمیلے ہیں نہ وہاں شور شرابے ہیں اور بالکل سادگی کے ساتھ نکاح ہوا ہے۔

نکاح کے موقع پر خرافات نہ ہوں

یہ تو سارے بکھیڑے ہمارے بڑھائے ہوئے ہیں، دنیا داروں کی طرف دیکھ دیکھ کر مصیبتوں میں پھنس گئے ہیں اور اب ایسی نوبت آ گئی ہے کہ اللہ کی پناہ! اللہ تعالیٰ ہماری حالتوں پر رحم فرمائے (آمین)۔ کہ اب تو کوئی اس طرف سے مانگتا ہے تو کوئی اس طرف سے مانگتا ہے

کہیں لڑکے والے مانگتے ہیں کہیں لڑکی والے مانگتے ہیں، کوٹھی بھی چاہیے کار بھی چاہیے اور سامان بھی چاہیے اور لڑکی بھی چاہیے تو کبھی لڑکی والے کہتے ہیں: لڑکا بھی چاہیے اور ساتھ ساتھ یہ چاہیے، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرمائے ہم نے ان معاملات کو اپنے لیے مشکل بنالیا۔ تو مثال میں عرض کیا اس طرح دوسرے معاملات ہیں کہ آدمی جب دنیا کی حرص کرتا ہے اسکی وجہ سے وہ بڑے خسارے میں چلا جاتا ہے۔

ایک افسوس ناک واقعہ

ایک اور سبق آموز واقعہ سنیے ایک شخص ایک محکمے میں ملازم حرام خور ہمارے پاس بیٹھنے اٹھنے لگا، دین کی باتیں کان میں پڑنے لگیں اللہ کا ڈر پیدا ہوا آخرت کی کچھ فکر دامن گیر ہوئی اس نے سوچا کہ امام صاحب ٹھیک ہی کہتے ہیں مجھے حرام سے توبہ کرنی چاہیے، اب ظاہر ہے کہ حرام آتا ہے تو بڑے کروفر ہے، گھر میں ہر چیز روزانہ بڑی وافر مقدار میں آتی ہے کچھ دن بیٹھے اٹھے، میں نے دیکھا کہ ان کے اوپر آثار کچھ نمودار ہونے لگے ہیں، داڑھی بھی انہوں نے رکھ لی نماز بھی پابندی سے پڑھنے لگے اور مجھ سے ملتے رہے برابر اور عہد کیا کہ میں حرام کو چھوڑ دوں گا، میں نے کہا: کہ دیکھو اللہ کو راضی کروگے تو تھوڑا سا مجاہدہ تو کرنا ہوگا پھر تمہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے انعام سے نوازیں گے وہ انعام اتنا زبردست ہوگا کہ تم دیکھ کر خوش ہو جاؤ گے لیکن ملے گا وہ آخرت میں، اس کے کچھ ثمرات تمہیں دنیا میں مل سکتے ہیں بہر کیف وہ آمادہ ہو گئے عہد کیا، تھوڑے عرصے آتے رہے اس کے بعد بالواسطہ معلوم ہوا کہ کچھ معاملہ گھر کے اندر گڑبڑ ہونے لگا ایک آدھ دفعہ انہوں نے کہا بھی کہ جی بیگم صاحبہ جو ہے وہ کچھ ناراض ہونے لگی ہیں کہ کیا قصہ ہے کچھ آمدن میں کمی ہو رہی ہے، کچھ کروفر کم ہو رہے ہیں انہوں نے کہا کہ جامع مسجد جو ہے جامع مسجد کے امام صاحب کو سن کر آتا ہوں تو دل میں یہ خیال کیا ہے، ان کو ایسے پاکیزہ خیال سے آگاہ کیا تو ایسا ہوا جیسا ان کو ماچس لگادی، شروع میں تو سن کر بھنائی اور کچھ زیادہ نہ کہا بہر حال وہ کچھ اور آگے چلے،

دو چار قدم جو لیے بیگم صاحبہ نے دیکھا کہ آگے تو معاملہ بالکل ہی ختم ہوتا جارہا ہے، کم ہوتے ہوتے ختم ہورہا ہے ایک دن وہ راشن لے کر چڑھ گئیں کہ تم ملاؤں کے پاس بیٹھنے لگے تو ملا بننے لگے اور یہ میری سرخی پاؤڈر کا کون انتظام کرے گا اور ہمارے ہاں جو یہ کھانے آتے ہیں سامان آتے ہیں، یہ آتے ہیں وہ آتے ہیں یہاں کہاں سے آئیں گے؟ اتنی آمدنی کے اندر جناب ان کو سنائی ہیں جو سنائی ہیں شوہر صاحب کا سر چکرا گیا ایک طرف اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سن کر آتے ایک طرف بیگم صاحبہ کی بات سن کر آتے ہیں اب کیا کریں؟ بالآخر یہ ہو گیا کہ امتحان شروع ہوا امتحان جو شروع ہوا پرچہ دیا تو اس میں فیل ہو گئے اللہ کی پناہ ہم سے منہ چھپا لیا، گاہے گاہے میں نے دور سے دیکھا کہ میدان صاف کر دیا انہوں نے داڑھی کو اڑا دیا اور مجھے وہ اگر دور سے دیکھ لیں تو راستہ کاٹ کے چلے جاتے، میں سمجھ گیا کہ بھئی معاملہ گڑبڑ ہو گیا، بہر حال دو صاحب کچھ اور ذکر بتاتے رہے کہ گھر میں ان کے جھگڑا ہونا شروع ہو گیا تھا اس بناء پر کام ختم ہو گیا، ہم دعا کرتے رہے خیر ایک دن ایسا اتفاق ہوا جیسے یہ سمجھ لیجیے بالکل کہ جو ادھر کا کونہ ہے کہ ایک آدمی ادھر سے جا رہا ہو تو اس کو معلوم نہیں کہ ادھر سے کون آ رہا ہے اور ادھر سے آنے والے معلوم نہیں کہ ادھر سے کون آ رہا ہے بعینہٖ اس طرح سے ہوا کہ میں اپنے گھر سے نکل کر دکان کیلئے جا رہا تھا کہ وہ ادھر سے آ رہے تھے، دیوار ہے وہاں بھی میدان میں اچانک یوں اس طرح آمنا سامنا ہو گیا کہ وہ کترا نہ سکے ملے، بہت شرمندہ تھے امام صاحب! میں بہت شرمندہ ہوں، بہت گناہ گار ہوں، میں بہت مجبور ہوں میں بہت ایسا ہوں حالات مجھے معلوم ہو چکے تھے، میں نے کہا: بھائی! ہمارا کام تو تھا آپ کے کان میں دین کی بات ڈالنا، منوانا ہمارا کام نہیں، ہم نے آپ کی بھلائی چاہی کہ آپ کی اور آپ کے گھر والوں کی آخرت سنور جائے اس لیے آپ کو دین کی بات بتائی تھی اور آپ کے لیے اب بھی دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اچھی راہ پر ڈال دے اور اس گناہ کی زندگی سے آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو نکال دے، بہرکیف وہ بیچارے

پھر دلدل میں دوبارہ پھنس گئے اب اس صورت میں آپ غور فرمایے کہ ایک جوان کی گندی زندگی ہے، حرام خوری کا سامان ہے اس کے اندر جب جواب دینے کا وقت آئے گا تو بیگم صاحبہ کیا ان کا ساتھ دیں گی؟ وہ بچے ان کا ساتھ دیں گے وہ تو کہہ دیں گے ابا جی کیوں لے کر آ رہے تھے۔

دین کے معاملے میں بزرگوں کو دیکھیں

اس لیے میری عرض یہ ہے کہ دین کے معاملے میں بزرگوں کو دیکھیں، نیکی کے اوپر عمل کرنے والوں کو دیکھیں اور اس طرح سے نیکی کے معاملے میں قدم آگے بڑھائیں اور دنیا کے معاملے میں ان لوگوں کو دیکھیں جن کے پاس دنیا کم ہے، اپنے سے کم تر کو دیکھیں، کم تر کو دیکھیں تو اس صورت میں آپ کے دل سے تکبر نکلے گا کہ یا اللہ! آپ کا شکر ہے کہ آپ نے مجھے اس سے زیادہ عطا فرمایا ہے، احساس محرومی سے بھی بچ جائیں گے اور نافرمانی اور ناشکری ناقدری سے بھی بچ جائیں گے اس نصیحت کو اگر آپ پلو سے باندھ لیں گے تو ان شاء اللہ آپ کی دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت بھی سنور جائے گی، دعا فرمالیجیے اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہمیشہ اچھی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

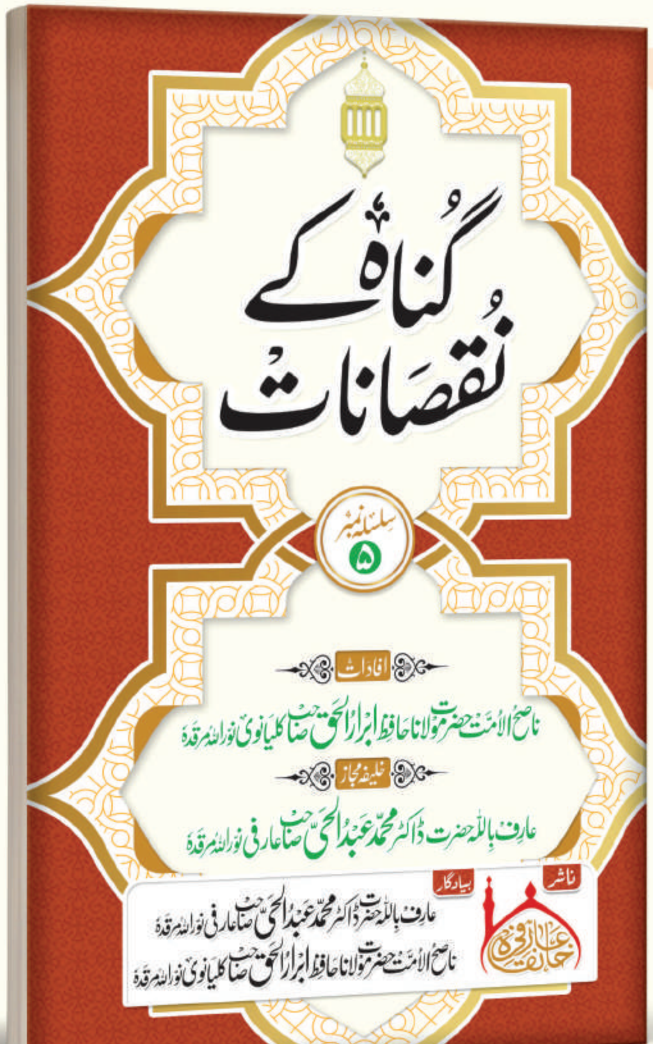

خانقاہِ عارفی

C-90/2، بلاک 11، نزد سی این جی 2000 والی گلی، گلبرگ کراچی
0334-3526403, 0331-1396029
www.hazratkhurramabbasi.org